QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

صحیح البخاری کی کتاب اللباس میں لباس کی اقسام واوصاف: مواد، طرز اور تعبیرات کا تحقیقی جائزہ

Types and Features of Clothing in Sahih-ul-Bukhari's Kitab-ul-Libas: A Study of Textiles, Styles and Expressions

Dr. Usman Abbas Rai
Lecturer, Department of Basic Sciences & Humanities, UET Lahore(Narowal Campus).
Muhammad Usman
M.Phil Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, PU Lahore.
Dr. Hafiz Saifullah Sajid
Assistant Professor, Govt. Islamia Graduate College, Kasur.
Siddiqua Aslam Qureshi
Visiting Lecturer Quran Translation, University of the Punjab, Lahore.

Abstract

Clothing is a basic human need. Clothing is a source of dignity and adornment for a person. Clothing has many effects on a person's behavior, personality, environment civilization and culture. Like other rules and issues in Islam, there are detailed rules regarding clothing. Sharia has expanded the rules regarding clothing considerably. It has taken full account of civilization and culture and protection from seasonal effects. Therefore, Sharia has only guided towards principles, regulations and laws. Like other chapters in the books of hadith, there is also the Chapter of Clothing, which describes clothing and the rules related to it. It contains important guidance on the characteristics, types, structure, materials and styles of clothing. This topic has been discussed and researched in the light of the Book of Clothing in Sahih-ul-Bukhari. There are about forty words related to clothing in these chapters. They have been explained, defined and guidance has been obtained from them in the light of the Prophetic teachings so that our clothing and its accessories can be subject to the Sharia. The explanation of these words has provided guidance on the types of clothing, their characteristics, materials, suitability and prohibition, and what is recommended and what is disliked.

Keywords: *Clothing, Types, Features, Styles, Kitab-ul-Libas, Sahih-ul-Bukhari.*

لباس انسانی تمدن، معاشرت اور ثقافت کا ایک بنیادی عنصر ہے جو نہ صرف جسم کو ڈھانپنے کا ذریعہ ہے بلکہ سماجی شناخت، طبقاتی فرق، موسمی حالات اور تہذیبی رجحانات کا بھی عکاس ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں لباس کے لیے اعتدال، پاکیزگی، ستر پوشی اور حسنِ سلیقہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ذخیرہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

حدیث میں "کتاب اللباس" ایسا باب ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے لباس، لباس کے ناموں، ان کے ساخت، پہننے کے انداز اور اس سے متعلقہ آداب کو بیان کیا گیا ہے۔ صحیح البخاری کی "کتاب اللباس" میں ایسے متنوع لباسوں اور ان کے اجزاء کا ذکر آیا ہے جو اس وقت کے عرب معاشرے میں رائج تھے، جن میں بعض عربی اصلاً اور بعض غیر عربی اثرات کے حامل تھے۔ اس تحقیقی مقالے میں صحیح البخاری کی کتاب اللباس میں مذکور ملبوسات، ان کی اقسام، ساخت (جیسے کپڑا، اون، ریشم وغیرہ) اور ان کے پس منظر کا اختصاصی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے تاکہ اس دور کے لباس کی تعبیرات اور معنوی وسعت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ صحیح البخاری کی کتاب اللباس میں لباس اوراس کے متعلقات کے مختلف نام مذکور ہیں۔ جو کسی علاقہ کی نسبت یا کپڑے کی خاصیت یا کپڑے کی بنائی میں مستعمل خام مال کی وجہ سے ہیں۔ ان کا تعارف و توضیح پیش خدمت ہے۔

1۔ الْإِزَار

اس کا معنی تہہ بند، لنگی اور حاشیہ ہے۔ اس سے مراد ہر وہ کپڑا ہے جو ستر پوشی کے کام آئے۔ اس کی جمع قلت اَزِرَۃ ہے اور جمع کثرت اُزُر ہے۔ امام جوہری کہتے ہیں: اسی سے آزر عجمی نام ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔ امام ابن منظور لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ہر وہ چیز جو آپ کو چھپا دے اور ستر پوشی کر دے۔ اس سے مراد وہ کپڑا ہے جو جسم کے نچلے حصے کو ڈھانپ لے۔ اس کا مادہ "ءزر" ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ»[2]

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تہہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہو گا"۔

2۔ إِكَاف

اس سے مراد گدھے وغیرہ کی پیٹھ پر رکھا جانے والا پالان ہے۔ اس کی جمع اُکُفّ ہے۔ جس طرح دیگر سواریوں پر سوار کے بیٹھنے کے لیے پالان، کجاوہ یا ہودج وغیرہ ہوتا ہے اسی طرح گدھے پر سواری کے لیے بھی پالان ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ.»[4]

ترجمہ: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: " رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی کملی پڑی ہوئی تھی آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا"۔

3۔ أَنْبِجَانِيَّة

اس سے مراد ایسی چادر ہے جو اون کی بنی ہو اور اس کے پلّے لٹکتے ہوں لیکن اس میں نقش و نگار نہ ہوں۔ یہ کمبل کے مشابہ موٹی اور گاڑھے تانے کی بنی ہوئی سوتی اونی چادر ہے جس میں جھالر اور نقش و نگار نہیں ہوتے اگر جھالر اور نقش و نگار ہوں تو خمیصہ ہوگی۔ یہ بستر ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتی

[1] المصباح المنير19/1؛الصحاح578/2؛لسان العرب171/1؛فتح الباری631/5؛القاموس الوحيد،ص121۔

[2] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ،حديث نمبر5787۔

[3] لسان العرب100/1؛الصحاح1331/4؛القاموس الوحيد،ص129۔

[4] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ الِارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ،حديث نمبر5964۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:«صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي،وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ»[2] ترجمہ:سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا:"رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش ونگار پر نماز ہی میں ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم کو واپس دے دو۔ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا اور ابو جہم کی چادر لیتے آؤ۔ یہ ابو جہم بن حذیفہ بن غانم بنی عدی بن کعب قبیلے میں سے تھے"۔

4۔بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ

اس سے مراد نجران کے علاقہ کی بنی ہوئی چادر ہے۔اَلبُردُ کا مطلب اوڑھنے کی دھاری دار چادر ہے۔اس کی جمع اَبراد،اَبرُد اور بُرُود ہے۔اس کا مادہ"ب ر د"ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: «كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.»[4] ترجمہ:سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نجران کی بنی ہوئی موٹے حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور اس نے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے مونڈھے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ! مجھے اس مال میں سے دیے جانے کا حکم کیجیے جو اللہ کا مال آپ کے پاس ہے۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے اور آپ نے اسے دیے جانے کا حکم فرمایا"۔

5۔الْبُرْدَةُ

اس سے مراد چادر ہے اس کی توضیح پہلے ہو چکی ہے۔اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: «جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اكْسُنِيهَا. قَالَ: نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.»[5] ترجمہ:سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"ایک عورت ایک چادر لے کر آئیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے وہ پردہ

---

[1] فتح الباری255/6؛عمدۃ القاری335/3؛ھدی الساری،ص114۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ،حدیث نمبر5817۔

[3] القاموس الوحید،ص158،344۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ،حدیث نمبر5809۔

[5] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ،حدیث نمبر5810۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کیا تھا پھر بتلایا کہ یہ ایک اونی چادر تھی جس کے کناروں پر حاشیہ ہوتا ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے بنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آپ ﷺ اسے تہہ بند کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب نے اس چادر کو چھوا اور عرض کی یارسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ صحابہ نے اس پر ان سے کہا تم نے اچھی بات نہیں کی کہ آپ ﷺ سے وہ چادر مانگ لی۔ تمہیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کبھی سائل کو محروم نہیں فرماتے۔ ان صاحب نے کہا اللہ کی قسم میں نے تو صرف آپ ﷺ سے یہ اس لیے مانگی ہے کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چناں چہ وہ چادر اس صحابی کے کفن ہی میں استعمال ہوئی"۔

6۔ الْبُرْنُس

اس کا معنی لمبی ٹوپی، غسل کے بعد پہنا جانے والا آستین دار کُرتا اور ایسا کپڑا جس کے ساتھ سر ڈھانپنے والا حصہ جڑا ہوا ہو ہے۔ اس کی جمع بَرَانِس ہے۔ اس کا مادہ "ب ر ن س" یا "ب ر س" ہے۔ اس میں نون زائد ہے اس کا مطلب القطن یعنی کاٹن ہے اور یہ غیر عربی لفظ ہے۔ ابن منظور لکھتے ہیں: اس سے مراد ہر وہ سر ڈھانپنے والا کپڑا ہے جو قمیض، چوغے یا جبہ سے منسلک ہو۔ امام جوہری کہتے ہیں: اس سے مراد لمبی ٹوپی ہے جو آغاز اسلام میں درویش لوگ استعمال کیا کرتے تھے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»[2] ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جوتی کی طرح ہو جائیں گے"۔

7۔ جِرَاب

اس کا مطلب چمڑے کا تھیلا (جس میں زادراہ اور سامان وغیرہ رکھا جائے)، خورجین، غلاف، کیس، کنویں کا اندرونی حصہ اور خصیتین کی تھیلی ہے۔ اس کی جمع اَجرِبَة اور جُرب ہے۔ اس کا مادہ "ج ر ب" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: «هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: عَلَى رِسْلِكَ؛ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي،

[1] الصحاح3/908؛ لسان العرب1/270؛ فتح الباری6/82؛ القاموس الوحید، ص162۔
[2] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ، حدیث نمبر5794۔
[3] المصباح المنیر1/182؛ القاموس الوحید، ص245۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَأَمْرٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ؛ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.»[1] ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیوں کہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرا باپ آپ پر قربان۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ہاں۔ چناں چہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انہیں خوب تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سر ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اس وقت عموماً آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لا سکتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا لیکن قیمت سے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں "ذات النطاق" کہنے لگے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ثور نامی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارتے تھے۔ وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے۔ صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے ہوتے مکہ کے قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں مکہ ہی میں رہے ہوں۔ مکہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی بکریاں

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ التَّقَنُّعِ، حدیث نمبر 5807۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پو پھوٹتے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انہوں نے ہر رات ایسا ہی کیا"۔

8۔ جِلْبَاب

اس کا معنی کُرتا، پورے جسم کو ڈھانپنے والا لباس، اوڑھنی، دوپٹا، کپڑوں کے اوپر پہنا جانے والا لباس اور چوغہ ہے، اس سے مراد ایسی چادر ہے جو پورے جسم کو ڈھانپ لے۔ اس کی جمع جَلَابِیب ہے۔ اس کا مادہ "ج ل ب" ہے۔ اس کی دو بنیادیں ہیں: ایک سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کا ایک جگہ سے دوسری جگہ آنا۔ دوسری سے مراد یہ ہے کہ ایسی چیز جو کسی دوسری چیز کو ڈھانپ لے۔ اس سے مراد ایسا کپڑا ہے جو خمار سے وسیع اور بڑا ہو لیکن رداء کے علاوہ ہو۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ: «جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا جَالِسَةٌ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَلَا وَاللهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ.»[2] ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: "رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا اور اللہ کی قسم کہ ان کے ساتھ صرف اس جھالر جیسا ہے۔ انہوں نے اپنی چادر کے جھالر کو اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ جو دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی۔ بیان کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: ابو بکر! آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس بات پر حضور اکرم ﷺ کا تبسم اور بڑھ گیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے دوسرے شوہر عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ) تمہارا مزانہ چکھ لیں اور تم ان کا مزانہ چکھ لو پھر بعد میں یہی قانون بن گیا"۔

9۔ جَيْب

اس کا مطلب جیب، گریبان، پاکٹ اور دل ہے۔ اس کی جمع جِيَاب، جُيُوب اور اَجيَاب ہے۔ اس کا مادہ "ج ی ب" ہے۔ اس سے مراد قمیض اور چوغے کی جیب اور گریبان ہے۔ امام فیومی کہتے ہیں کہ اس سے مراد قمیص کا گریبان ہے جو نحر پر کھلتا ہے۔ اسی سے جیب الارض ہے جس کا مطلب

[1] مقاییس اللغۃ 469/1؛ المصباح المنیر 127/1؛ القاموس الوحید، ص269۔

[2] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ، حدیث نمبر 5792۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

زمین سے اندر جانے کا راستہ ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ.»[2] ترجمہ:سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو آدمیوں جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ،سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی کبھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہو گی۔

10۔حَاشِيَةُ بُرْدٍ

اَلحَاشِيَة کا مطلب گوٹ،کنارہ،حاشیہ کتاب،نوٹ،خدام،اہل وعیال،مصاحبین ومتعلقین اور چھوٹے اونٹ ہے۔اس کی جمع حَوَاشٍ ہے۔اس کا مادہ "ح ش ی" ہے۔اَلبُرد کا مطلب اوڑھنے کی دھاری دار چادر ہے۔اس کی جمع آبراد،آبرُد اور بُرُود ہے۔اس کا مادہ"ب ر د"ہے۔یہاں حَاشِيَةُ بُرْدٍ سے مراد چادر کا کونا یا کنارہ ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:قَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ[4] ترجمہ:سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:نبی کریم ﷺ نے سر پر چادر کا کونا لپیٹا ہوا تھا"۔

11۔الْحِبَرَةُ

اس کا مطلب ایک خاص قسم کی دھاری دار یمنی چادر اور ایک ریشمی چادر (جسے اوڑھ کر مصری عورتیں باہر نکلتی ہیں) ہے۔اس کی جمع حِبَر ہے۔اس کا مادہ"ح ب ر"ہے۔امام جوہری کہتے ہیں کہ اس سے مراد یمنی چادر ہے۔امام ہروی کہتے ہیں کہ اس سے مراد دھاری دار چادر ہے۔امام داودی کہتے ہیں کہ اس کا رنگ سبز ہے کیوں کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔امام ابن بطال کہتے ہیں کہ اس سے مراد کاٹن کی بنی ہوئی یمنی چادریں ہیں جو ان کا سب سے عمدہ اور نفیس لباس ہے۔امام قرطبی اس کی وجہ تسمیہ میں لکھتے ہیں کہ اس کو خوب تزیین وتحسین سے بنایا جاتا ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں

---

[1] لسان العرب736/2؛المصباح المنير141/1؛القاموس الوحيد،ص302۔

[2] صحيح البخارى،كتاب اللباس،بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ،حديث نمبر5797۔

[3] القاموس الوحيد،ص344،158۔

[4] صحيح البخارى،كتاب اللباس،بَابُ التَّقَنُّعِ۔

[5] مقاييس اللغة127/2؛فتح البارى240/6؛القاموس الوحيد،ص305۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

موجود ہے:عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الْحِبَرَةُ»[1] ترجمہ: قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا:"رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا بیان کیا کہ حبرہ کی سبز یمنی چادر"۔

12۔الْحَرِيرُ

اس کا مطلب ریشم، سلک اور ریشمی کپڑا ہے۔اس کا مادہ"ح رر" ہے۔[2] اس کا تذکرہ درج ذیل روایت میں موجود ہے:عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: «كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ، فَلَمْ يَنْتَهِ،» قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ[3] ترجمہ:جناب ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا:"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیباج ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں"۔

13۔حَصِير

اس کا مطلب تنگ دل آدمی، بخیل و کنجوس، کھجور وغیرہ کے پتوں سے بُنی ہوئی چٹائی یا بوریا، مجلس، لوگوں کی قطار، قیدی، مانع اور رکاوٹ ہے۔اس کی جمع حُصُر اور اَحصِرَة ہے۔اسی سے اَلحِصَارُ ہے جس سے مراد ایسا تکیہ ہے جس میں کچھ بھرا ہوا ہو اور قافلہ کی آمد پر سردار یا مہمان کو پیش کیا جائے۔ یہاں اس سے مراد چٹائی ہے۔اس کا مادہ"ح ص ر" ہے۔[4]اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: «لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا، فَدَخَلَ الْأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ، فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ، فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللهَ وَرَسُولَهُ. وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَزْوَاجِهِ؟ فَرَدَّدَتْ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَشَهِدَ، أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّأْمِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ؟ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا، وَإِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَدْ

[1] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ،حديث نمبر5812۔

[2] القاموس الوحيد،ص326۔

[3] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ،حديث نمبر5831۔

[4] مقاييس اللغة72/2؛القاموس الوحيد،ص346۔

صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ، فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ»[1] ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آجاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں میں (وہ قضائے حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو میں نے پوچھا انہوں نے بتلایا کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر کہا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق) مردوں پر بتائے تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی کریم ﷺ کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المؤمنین) حفصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے تنبیہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے معاملہ میں سب سے پہلے میں ہی حفصہ کے یہاں گیا پھر میں حضرت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی لیکن انہوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پر عمر! تم ہمارے معاملات میں دخیل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا۔ (سو اب وہ بھی شروع کر دیا) انہوں نے میری بات رد کر دی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا تھا اور جب میں آپ ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر ہوتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آپ ﷺ کے متعلق تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے۔ آپ کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کیے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسان چڑھ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بالا خانہ پر چلے گئے تھے اور بالا خانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان پہرے دار موجود تھا میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو پھر میں اندر گیا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چمڑے کا تکیہ تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچی کھالیں لٹک رہی تھیں اور ببول کے پتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہ سے کہی تھیں اور وہ بھی جو ام سلمہ نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس پر مسکرا دیے۔ آپ نے اس بالا خانہ میں انتیس دن تک قیام کیا پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے"۔

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ ماکان النبیﷺ یَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ، حدیث نمبر 5843۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

14۔ حُلَّة

اس کا معنی عمدہ پوشاک، صاف اور نئے کپڑوں کا جوڑا، ستر لگا ہوا کپڑا، ایک ہی قسم کے دو کپڑے، تین کپڑوں کا مجموعہ، عورت اور ہتھیار ہے۔ کبھی اس کا اطلاق کرتا، ازار اور چادر پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع حُلَل اور حِلَال ہے۔ اس کا مادہ "ح ل ل " ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:«فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ»[2]

ترجمہ: ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور اسے زمین میں گاڑ دیا پھر نماز کے لیے تکبیر کہی گئی۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ ایک جوڑا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا۔ پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز عید پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ کے باہر کی طرف سے گزر رہے تھے"۔

15۔ خَزّ

اس کا مطلب اون اور ریشم کا بُنا ہوا کپڑا، خالص ریشم کا بنا ہوا کپڑا اور ریشم ہے۔ اس کی جمع خُزُوز ہے۔ اس کا مادہ "خ ز ز" ہے۔ امام ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس کے دو مفہوم ہیں: پہلا مفہوم اونی اور ریشمی کپڑا ہے اور یہ پہننا مباح اور جائز ہے کیوں کہ صحابہ اور تابعین پہنا کرتے تھے اس سے ممانعت اہل عجم سے مشابہت کی وجہ سے ہے اور یہ اس کا معروف مفہوم ہے۔ دوسرا مفہوم خالص ریشمی کپڑا ہے اور اس کا استعمال ممنوع اور حرام ہے جو واضح ہے، اب یہ بھی معروف ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ[4]

ترجمہ: جناب معتمر نے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا: انہوں نے کہا: "میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ریشمی زرد ٹوپی کو دیکھا"۔

16۔ الْخُفَّيْن

یہ اَلخُفُّ کی تثنیہ ہے۔ اس کا معنی اونٹ یا شتر مرغ کی ٹاپ، چرمی موزہ، قدم، قدم کا وہ حصہ جو زمین سے لگے، ہاف بوٹ اور سلیپر ہے۔ اس کی جمع خِفَاف اور اَخفَاف ہے۔ اس کا مادہ "خ ف ف" ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»[6] ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

[1] المصباح المنیر 179/1؛ القاموس الوحید، ص371۔
[2] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ، حدیث نمبر 5786۔
[3] النہایۃ 28/2؛ القاموس الوحید، ص434۔
[4] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الْبَرَانِسِ، حدیث نمبر 5802۔
[5] القاموس الوحید، ص460۔
[6] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ، حدیث نمبر 5794۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کیا:"ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جوتی کی طرح ہو جائیں گے"۔

17۔خَمِیصَة

اس کا مطلب دھاری دار سرخ یا سیاہ کُرتا یا کپڑا ہے۔اس کا مادہ "خ م ص" ہے۔حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ اس سے مراد اون وغیرہ کی نقش و نگار سے مزین اور دھاری دار مربع نما چادر ہے۔امام ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس کا احادیث میں بہ کثرت تذکرہ ہے اس سے مراد اون یا ریشم کا نقش و نگار سے مزین کپڑا ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ صرف سیاہ رنگ کا نقش و نگار سے مزین کپڑا ہے اور یہ قدیم لوگوں کا لباس ہے۔اس کی جمع اَلخَمَائِصُ ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:«صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي،وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ»[2] ترجمہ:سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:"رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نماز ہی میں ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم کو واپس دے دو۔ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا اور ابو جہم کی چادر لیتے آؤ۔ یہ ابو جہم بن حذیفہ بن غانم بنی عدی بن کعب قبیلے میں سے تھے"۔

18۔دُرْنُوك

اس کا مطلب قالین اور غالیچہ ہے۔اس کے لیے مزید لفظ اَلدِّرْنِيْکُ بھی استعمال ہوتا ہے۔اس سے مراد ایسا کپڑا ہے جس پر اہداب یعنی جھالر بنے ہوئے ہوں۔ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسا کپڑا ہے جس کا ایک حصہ کھردرا ہوتا ہے۔اگر اسے زمین پر بچھایا جائے تو قالین یا دری اور اگر لٹکایا جائے تو پردہ بن جاتا ہے گویا اس کا استعمال مختلف الجہت ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.»[4] ترجمہ:سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:"رسول اللہ ﷺ سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ ﷺ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا"۔

---

[1] مقاييس اللغة219/2؛النهاية81/2؛فتح الباری261/6؛القاموس الوحيد،ص476۔

[2] صحيح البخاری،كتاب اللباس، بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ،حديث نمبر5817۔

[3] فتح الباری536/6؛القاموس الوحيد،ص519۔

[4] صحيح البخاری،كتاب اللباس، بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ،حديث نمبر5955۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

19۔الدِّيبَاجُ

اس کا مطلب ریشمین قیمتی کپڑا جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے۔ کپڑے کی ایسی قسم جو ریشم سے بنا ہوا ہو۔اس کا مادہ "د ب ج" ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: «كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَاينِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ، فَلَمْ يَنْتَهِ،» قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ[2] ترجمہ: جناب ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا: "سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیباج ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں"۔

20۔رِدَاء

اس کا معنی چادر، بالائی لباس (جیسے عبار اور جبہ وغیرہ)، نصف اعلیٰ کو ڈھانپنے والا کپڑا اور موتیوں کا ہار ہے۔ اس کی جمع اَردِیَة ہے۔ اس کا مادہ "ردی" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه قَالَ: «فَدَعَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِرِدَائِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ»[4] ترجمہ: سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "آپ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر تشریف لے چلنے لگے۔ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے آپ حضرات کو اجازت دی"۔

21۔السَّرَاوِيل

اس کا معنی شلوار اور پاجامہ ہے۔ اس کی جمع مذکر و مونث کے لیے یکساں سَرَاوِيلَات مستعمل ہے۔ اس کا مادہ "س رو" ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»[6] ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جوتی کی طرح ہو جائیں گے"۔

---

[1] فتح الباری432/6؛القاموس الوحید،ص497۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ،حدیث نمبر5831۔

[3] القاموس الوحید،ص617۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ الْأَرْدِيَةِ،حدیث نمبر5793۔

[5] القاموس الوحید،ص766۔

[6] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ،حدیث نمبر5794۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

22۔صُوف

اس کا معنی اون یعنی بکری یا اونٹ وغیرہ کے بال ہیں۔اس کی جمع اَصواف ہے۔اس کا مادہ"ص وف"ہے۔اسی تصوف ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا سلوکی طریقہ جس کا مدار زندگی کی سادگی، موٹا چال چلن، اخلاق اور روحانی بلندی پر ہوتا ہے۔اسی سے علم التصوف ہے جس سے مراد یہ ہے کہ مخصوص اصولوں کا مجموعہ جن پر اہل تصوف یقین رکھتے ہیں اور وہ مخصوص آداب حیات جن کے وہ اپنی خلوت وجلوت میں حامل ہوتے ہیں۔اسی سے صوفی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ تصوف کی راہ پر چلنے والا، سادگی اور مخصوص آداب واصول کا پابند جن سے قرب الٰہی اور اخلاقی اور روحانی بلندی حاصل ہوتی ہے، پاکیزہ نفس آدمی، عبادت گزار بندہ، اونی اور اون کا بنا ہوا۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: «كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.»[2] ترجمہ:جناب عروہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"میں ایک رات سفر میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے آپ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ کے لیے دشوار تھی چناں چہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دھویا۔پھر سر پر مسح کیا پھر میں بڑھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے موزے اتاردوں لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو میں نے طہارت کے بعد انہیں پہنا تھا چناں چہ آپ نے ان پر مسح کیا"۔

23۔عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ

العِصَابَة کا مطلب پٹی، عمامہ، پگڑی، تاج، جماعت، ٹولہ، گروہ، گھوڑوں کی ٹکڑی اور پرندوں کا جھنڈ ہے۔اس کی جمع عَصَائِب ہے۔اس کا مادہ"ع ص ب"ہے۔دَسْمَاءُ کا مطلب چربی دار ہونا، روغن دار ہونا، میل کچیل آجانا، سیاہی مائل، غبار آلود ہونا اور مٹیالا ہونا ہے۔اس کی جمع دُسُم ہے۔اس کا مادہ"د س م"ہے۔اسی سے عمامة دسماء ہے جس کا مطلب سیاہ عمامہ اور پگڑی ہے۔یہاں عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ سے مراد روغن شدہ پٹی ہے جو عمامہ کے اوپر باندھی جاتی ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ[4] ترجمہ:سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم باہر نکلے اور آپ کے سر پر سیاہ پٹی لگا ہوا عمامہ تھا"۔

---

[1] الصحاح612/3؛لسان العرب295/3؛القاموس الوحید،ص952۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ،حدیث نمبر5799۔

[3] القاموس الوحید،ص522،1087۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ التَّقَنُّعِ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

24۔الْعَمَائِم

یہ اَلعِمَامَة کی جمع ہے۔اس کا مطلب سربلندی اور پگڑی ہے۔اس کا مادہ"ع م م" ہے۔اسی سے العِمَّة ہے۔جس کا مطلب عمامہ، پگڑی، عمامہ باندھنے کی ہیئت اور طرز ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ»[2] ترجمہ:سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ!محرم کس طرح کا کپڑا پہنے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:" قمیص نہ پہنو، نہ عمامے ،نہ پاجامے ،نہ برنس اور نہ موزے البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملے تو وہ موزوں کو ٹخنے سے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا یا گیا ہو"۔

25۔فَرُّوج

اس کا مطلب بچے کا کُرتا اور چوزہ ہے۔اس سے مراد قباء ہے جو ایسا کپڑا ہوتا ہے جس کو قمیص یا عام لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے اور وہ پشت سے کھلا ہوتا ہے یعنی ایسا لباس یا پہناوا جس کو اوور کوٹ کہا جا سکتا ہے۔اس کی جمع فَرَارِیج ہے۔اس کا مادہ"ف ر ج" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: «أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ»[4] ترجمہ:سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی فروج (قباء) ہدیہ میں دی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی کے ساتھ اتار ڈالا جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں پھر فرمایا کہ یہ متقیوں کے لیے مناسب نہیں ہے"۔

26۔قِبَالَانِ

یہ اَلْقِبَالُ کی تثنیہ ہے۔جس کا مطلب پیروں کے پنجوں کے قریب اور ایڑیوں کے دور ہونے کی حالت ، چپل کا تسمہ ہے۔اس کا مادہ"ق ب ل"ہے۔اس سے مراد جوتے کا تسمہ ہے جو دو انگلیوں عموماً انگوٹھے اور بڑی انگلی کے درمیان سے گزرتا ہے تاکہ چپل یا جوتا ٹکا رہے اور پاؤں سے اتر نہ سکے جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً قینچی چپل میں ہوتا ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضي الله عنه «أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.»[6] ترجمہ:سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"نبی کریم ﷺ کے چپل میں دو تسمے تھے"۔

---

[1] القاموس الوحید،ص1129۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْبَرَانِسِ،حدیث نمبر5803۔

[3] فتح الباری241/7؛المنہاج321/3؛القاموس الوحید،ص1213۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ،حدیث نمبر5801۔

[5] النہایہ112/4؛فتح الباری433/6؛القاموس الوحید،ص1272۔

[6] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ،حدیث نمبر5857۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

27۔قُبَّة

اس کا مطلب گنبد، چھوٹا خیمہ یا شامیانہ ہے۔ایسا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو۔اس کی جمع قِبَاب اور قُبَب ہے۔امام فیومی کہتے ہیں کہ اس سے مراد ترکوں اور کردوں کے معروف گول گھر ہیں جنہیں الخرقاهة بھی کہا جاتا ہے۔اس کا مادہ"ق ب ب" ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ»[2] ترجمہ: جناب عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے بیان کیا:" میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھے ہوئے تھے اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو لینے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے بدن پر لگالیتا ہے اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی کو لگانے کی کوشش کرتا ہے"۔

28۔قِرَام

اس کا مطلب نقشیں پردہ، مختلف رنگوں کا موٹا اونی کپڑا جس کا پردہ بنایا جائے یا ہودج میں بچھایا جائے ہے۔اس کی جمع قُرُم ہے۔اس کے دو مطلب ہیں:ایسا پردہ جس میں نقش و نگار ہوں،ایسا رنگین اونی کپڑا جس کو ہودج کے پردہ یا بچھونے کے لیے استعمال کیا جائے۔اس کا مادہ"ق ر م" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها، «قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَتَكَهُ، وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.»[4] ترجمہ: جناب سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا، ان دنوں مدینہ منورہ میں ان سے بڑھ کر عالم فاضل نیک کوئی آدمی نہیں تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن ابی بکر) سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا:" رسول کریم ﷺ سفر (غزوہ تبوک) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو توشک بنالیں"۔

29۔الْقَسِّيُّ

[1] المصباح المنير586/2؛القاموس الوحيد،ص1267۔

[2] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ،حديث نمبر5859۔

[3] فتح البارى532/6؛القاموس الوحيد،ص1303۔

[4] صحيح البخارى،كتاب اللباس، بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ،حديث نمبر5954۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اس سے مراد ایسا مصری لباس ہے جس میں ریشم کی دھاریاں اور خوشبو شامل ہو۔ ایسا لباس جو مصر کے علاقہ قَس کی طرف منسوب ہے اس میں ریشم کی آمیزش ہوتی ہے۔ صاحب قاموس لکھتے ہیں: اس سے مراد مصر وشام میں ٹسر کے بُنے جانے والے کپڑے جن پر ترنج کی شکلیں ہوتی ہیں۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: «نَهَانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ.»[2] ترجمہ: سیدنا ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ "میثرہ" اور "قسی" کے پہننے سے منع فرمایا ہے"۔

30۔ قَطِيفَةٌ

اس کا مطلب جھالر دار چادر یا کمبل، مخمل اور مخمل جیسا سوتی کپڑا ہے۔ اس کی جمع قَطَائِف اور قُطُف ہے۔ اس کا مادہ "ق ط ف" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ»[4] ترجمہ: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی کملی پڑی ہوئی تھی آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھالیا"۔

31۔ الْقَمِيص

اس کا معنی قمیص، کُرتا، دل کا غلاف، دوپٹا، اوڑھنی اور نومولود بچے پر لپٹی ہوئی جھلی ہے۔ اس کی جمع اَقمِصَة اور قُمصَان ہے۔ اس کا مادہ "ق م ص" ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، «أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ»[6] ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جوتی کی طرح ہو جائیں گے"۔

32۔ كِسَاء

اس کا مطلب لباس، تن پوش، ڈریس، اوڑھنے کی چادر اور کمبل وغیرہ ہے۔ اس کی جمع اَكسِيَة ہے۔ اس کا مادہ "ک س ی" ہے۔ یہاں اس سے مراد اوپر اوڑھنے یا لپٹنے کی چادر ہے۔[7] اس کا تذکرہ درج ذیل روایت میں موجود ہے: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: «أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا،

---

[1] النہایہ 59/4؛ لسان العرب 3625/6؛ القاموس الوحید، ص 1310۔

[2] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، حدیث نمبر 5838۔

[3] القاموس الوحید، ص 1334۔

[4] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الِارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ، حدیث نمبر 5964۔

[5] القاموس الوحید، ص 1354۔

[6] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ، حدیث نمبر 5794۔

[7] القاموس الوحید، ص 1406۔

فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي هَذَيْنِ.»[1] ترجمہ: جناب ابو بردہ نے بیان کیا: "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی کملی اور ایک موٹی ازار نکال کر دکھائی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی"۔

33۔ کُمّ

اس کا معنی آستین ہے۔ اس کی جمع اَکمام اور کِمَمَة ہے۔ اس کا مطلب کلی کا غلاف بھی ہے۔ اس کی جمع بھی اَکمام ہے۔ اسی سے اکمام النخلة ہے جس کا مطلب کھجور کے درخت کے قلب کو ڈھانکنے والی شاخیں ہیں۔ اسی سے اَلکُمَّة بھی ہے جس کا مطلب کسی شے کو ڈھانکنے والا غلاف نماظرف اور سر کی گول ٹوپی ہے۔ اس کا مادہ "ک م م" ہے۔[2] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: «انْطَلَقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ.»[3]

ترجمہ: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو میں پانی لے کر حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا پھر اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا"۔

34۔ مِرْفَقَةٌ

اس کا مطلب تکیہ، گدّا یا بستر ہے۔ اس کی جمع مَرَافِقُ ہے۔ اس کا مادہ "ر ف ق" ہے۔ اسی سے اَلمِرفَقُ ہے جس کا مطلب ہر وہ چیز جس سے سہارا لیا جائے یا فائدہ اٹھایا جائے یا ضرورت پوری کی جائے، سہارا، تکیہ اور کہنی ہے۔[4] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: «لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا، فَدَخَلَ الْأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ، فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ، فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللهَ وَرَسُولَهُ. وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَزْوَاجِهِ؟ فَرَدَّدَتْ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَشَهِدَ، أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّأْمِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ؟ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا، وَإِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ، حدیث نمبر 5818۔

[2] القاموس الوحید، ص 1425۔

[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ، حدیث نمبر 5798۔

[4] القاموس الوحید، ص 652۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وسلم قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ، فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ»[1]

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آجاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں میں (وہ قضائے حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو میں نے پوچھا انہوں نے بتلایا کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر کہا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالی نے ان کا ذکر کیا (اوران کے حقوق مردوں پر بتائے تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی کریم ﷺ کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المؤمنین) حفصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے تنبیہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے معاملہ میں سب سے پہلے میں ہی حفصہ کے یہاں گیا پھر میں حضرت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی لیکن انہوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پر عمر! تم ہمارے معاملات میں دخیل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا۔ (سو اب وہ بھی شروع کر دیا) انہوں نے میری بات رد کر دی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا تھا اور جب میں آپ ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر ہوتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آپ ﷺ کے متعلق تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے۔ آپ کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کیے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسان چڑھ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان پہرے دار موجود تھا میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو پھر میں اندر گیا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چمڑے کا تکیہ تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچی کھالیں لٹک رہی تھیں اور ببول کے پتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہ سے کہی تھیں اور وہ بھی جو ام سلمہ نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس پر مسکرا دیے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام کیا پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے"۔

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ ماکان النبیﷺ یَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ، حدیث نمبر 5843۔

35۔الْمِغْفَرُ

اس کا مطلب ٹوپی کے نیچے کا خود جو زرہ سے جڑا ہوا ہوتا ہے۔اس کی جمع مَغَافِر ہے۔اس کا مادہ "غ ف ر" ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه «أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.»[2] ترجمہ:سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی"۔

36۔مَنَادِيلُ

یہ اَلْمِندِیلُ کی جمع ہے۔اس کا مطلب ہاتھ یا پسینہ وغیرہ پونچھنے کا مربع رومال اور دستی ہے۔اس کا مادہ "ن دل" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: «أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثَوْبُ حَرِيرٍ، فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا»[4] ترجمہ:سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"نبی کریم ﷺ کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی (نرمی و ملائمت پر) حیرت زدہ ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے۔ہم نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی اچھے ہیں "۔

37۔الْمَيَاثِرُ

یہ اَلمِیثَرۃُ کی جمع ہے۔اس کا مطلب تمام کپڑوں کے اوپر کا لباس، درندہ کی کھال، زمین کا کہنی نما ابھرا ہوا کنارہ اور عجمیوں کی ریشم و دیباج سے آراستہ (پہلے زمانہ کی) سواری یا کشتی ہے۔اس کی ایک جمع مَوَاثِرُ ہے۔اس سے مراد سواری پر بیٹھنے کے لیے سوار کے نیچے کسی چیز سے بھرا ہوا گدی نما تکیہ رکھنا ہے۔امام ابن فارس کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایسا سرخ رنگ کا کپڑا ہے جو عجمیوں کی سواریوں پر استعمال ہوتا ہے۔یہ ایسا زرد لباس ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے تیار کرتی ہیں۔اس کا مادہ "وث ر" ہے۔[5] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: «نَهَانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ.»[6] ترجمہ:سیدنا ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ "میثرہ "اور "قسی" کے پہننے سے منع فرمایا ہے"۔

[1] فتح الباری235/6؛القاموس الوحید،ص1147۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ الْمِغْفَرِ،حدیث نمبر5808۔

[3] القاموس الوحید،ص1628۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ،حدیث نمبر5836۔

[5] مقاییس اللغۃ85/6؛النہایۃ378/4؛ھدی الساری،ص301؛القاموس الوحید،ص1809۔

[6] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ،حدیث نمبر5838۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

38۔نِطَاق

اس کا مطلب کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، (پٹکا یا پٹی: جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لیے کمر پر باندھ لیتی ہے)، کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، علاقہ اور سطح ہے۔ اسی سے سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کا لقب ذات النطاقین ہے۔ اس کا مادہ "ن ط ق" ہے۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: «هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: عَلَى رِسْلِكَ؛ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ؛ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.»[2] ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیوں کہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرا باپ آپ پر قربان۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ چناں چہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انہیں خوب تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سر ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اس وقت عموماً آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ آپ ﷺ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ ﷺ! یہ سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر

[1] لسان العرب234/5؛القاموس الوحید، ص1666۔

[2] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ التَّقَنُّعِ، حدیث نمبر5807۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں "ذات النطاق" کہنے لگے۔ پھر آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ثور نامی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہمارات آپ حضرات کے پاس ہی گزارتے تھے۔ وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے۔ صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے ہوتے مکہ کے قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں مکہ ہی میں رہے ہوں۔ مکہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پو پھوٹتے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انہوں نے ہر رات ایسا ہی کیا"۔

39۔النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ

اس سے مراد صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے ہیں۔ اَلسِّبْتُ سے مراد صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال ہے۔ اس سے مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جو دباغت شدہ ہو اور اس کے بال زائل کیے گئے ہوں۔[1] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ : أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: «رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ»[2] ترجمہ: جناب عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: "میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (خانہ کعبہ کے) کسی کونے کو طواف میں ہاتھ نہیں لگاتے صرف دو ارکان یمانی (یعنی صرف رکن یمانی اور حجر اسود) کو چھوتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صاف زین کے چمڑے کا جوتا پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنا کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں یا زرد خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) کو احرام

[1] النہایہ321/4؛فتح الباری432/6؛القاموس الوحید،ص737۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا،حدیث نمبر5851۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

باندھتے ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے دیکھا، صاف تری کے چمڑے کے جوتوں کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اسی چمڑے کا جوتا پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور آپ اس کو پہنے ہوئے وضو کرتے تھے اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی جوتا استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے خضاب کرتے یا کپڑے رنگتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اس زرد رنگ کو پسند کرتا ہوں اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسی وقت احرام باندھتے جب اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے "۔

40۔نُمْرُقَة

یہ اَلنُّمْرُق سے ہے۔اس کا مطلب چھوٹا تکیہ، غالیچہ اور چھوٹا قالین ہے۔ اس کی جمع نَمَارِقُ ہے۔اس سے مراد ایسا تکیہ ہے جس کو بیٹھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے یا اس سے مراد ایسا تکیہ ہے جو ایک دوسرے سے منسلک یعنی جڑے ہوئے ہوں جیسا کہ آج کل مجالس کے لیے عام مستعمل ہیں۔[1]

اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے:عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: «أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ.»[2] ترجمہ:سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ "انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان مورت کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کرکے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں مورت ہو"۔

41۔هُدْبَة

یہ اَلْهُدبُ سے ہے۔اس کا معنی پلک (آنکھ کے پردے کے بال)، کپڑے کا جھالر پھندنا، کپڑے کے کنارے پر چھوڑے ہوئے بے بنے دھاگے، پلّہ اور دامن ہے۔اس سے مراد کپڑے کا غیر بنائی شدہ لٹکنے والا کپڑا ہے اسی سے حدیث میں انسان کے عضو کو تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے اس میں جان ہی نہ ہو اور نرمی ہی نرمی پائی جائے۔اس کی جمع اَهدَاب ہے۔اس کا مادہ "ہ د ب" ہے۔[3] اس کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں موجود ہے: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ: «جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا جَالِسَةٌ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا

[1] فتح الباری538/6؛القاموس الوحید،ص1709۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس، بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّورَةِ،حدیث نمبر5957۔

[3] فتح الباری61/6؛القاموس الوحید،ص1747۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَلَا وَاللهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ.»[1] ترجمہ: نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: "رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول للہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں۔ میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا اور اللہ کی قسم کہ ان کے ساتھ صرف اس جھالر جیسا ہے۔ انہوں نے اپنی چادر کے جھالر کو اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ جو دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی۔ بیان کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: ابو بکر! آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس بات پر حضور اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا تبسم اور بڑھ گیا۔ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے دوسرے شوہر عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ) تمہارا مزانہ چکھ لیں اور تم ان کا مزانہ چکھ لو پھر بعد میں یہی قانون بن گیا"۔

خلاصہ

لباس انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ لباس انسان کے لیے وقار اور زینت کا باعث ہے۔ لباس کے انسان کے رویہ، شخصیت، ماحول اور تہذیب و ثقافت پر کئی طرح کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دین اسلام میں دیگر احکام و مسائل کی طرح لباس کے متعلق احکامات بھی تفصیلا موجود ہیں۔ شریعت نے احکام لباس میں خاصا توسع رکھا ہے۔ اس میں تہذیب و ثقافت اور موسمی اثرات سے بچاؤ کا مکمل لحاظ رکھا ہے۔ اس لیے شریعت نے صرف اصول وضوابط اور قوانین کی طرف راہ نمائی کی ہے۔ کتب احادیث میں دیگر ابواب اور کتب کی طرح کتاب اللباس بھی موجود ہے، جس میں لباس اور اس سے متعلق احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں لباس کے اوصاف، اقسام، ساخت، مواد اور طرز پر اہم راہ نمائی موجود ہے۔ صحیح البخاری کے کتاب اللباس کی روشنی میں اس موضوع پر بحث و تحقیق کی ہے۔ جس میں لباس اور اس کے متعلق احادیث میں الْإِزَار، إِكَاف، أَنْبِجَانِيَّة، بُرْدُنْجَرَانِيٌّ، الْبُرْدَةُ، الْبُرْنُس، جِرَاب، جِلْبَاب، جَيْب، حَاشِيَةُبُرْدٍ، الْحِبَرَةُ، الْحَرِيرُ، حَصِير، حُلَّة، خَزّ، الْخُفَّيْن، خَمِيصَة، دُرْنُوك، الدِّيبَاجُ، رِدَاء، السَّرَاوِيل، صُوف، عِصَابَةٌدَسْمَاءُ، الْعَمَائِم، فَرُّوج، قِبَالَانِ، قُبَّة، قِرَام، الْقَسِّيُّ، قَطِيفَةٌ، الْقَمِيص، كِسَاء، كُمّ، مِرْفَقَةٌ، الْمِغْفَرُ، مَنَادِيلُ، الْمَيَاثِرُ، نِطَاق، النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، نُمْرُقَة اور هُدْبَة کا تذکرہ موجود ہے۔ ان کی توضیح و تعیین کی ہے اور اس سے نبوی تعلیمات کی روشنی میں راہ نمائی حاصل کی ہے تاکہ ہمارا لباس اور اس کے متعلقات شریعت کے تابع ہو سکیں۔ ان الفاظ کی وضاحت سے لباس کی اقسام، اوصاف، مواد، حلت و حرمت اور مستحب و مکروہ کی راہ نمائی حاصل ہوئی ہے۔

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ، حدیث نمبر 5792۔